OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 4, Issue 1 (January-March 2021)

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے فنی رجحانات

Technical Trends in the Study of *Sīrah* by Non-Muslims

Khubaib ur Rehman

Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Gujrat

Dr. Jamil Akhtar

Lecturer in Islamic Studies, University of Gujrat

Abstract

This article discusses the approaches used by the non-Muslim writers to study the autobiography of Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). It discusses in detail the artistic trends of the non-Muslim writers e.g., prejudiced work, narrow minded work, favourable work of the writers, dubious or false narrations, non-trustworthy narrations, self-made theories, destroying or hiding the true facts etc. The article takes into account different sources of autobiographies, articles, books etc. to compare to one another and conclude the artistic work of the non-Muslim writers.

Keywords: Sīrah, None-Muslims, study, trends, technical

تمہید

علمی اور دینی حلقوں میں غیر مسلموں نے جو سیرت کے حوالے سے کام کیا ہے وہ کافی حد تک متعارف ہو چکا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان کے اکثر کام میں تعصب و تنگ نظری نمایاں ہے اور ان کی تحریروں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی انتہائی غلط تصویر پیش کی گئی ہے۔ اپنے کام میں وہ آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ بعد میں آنے والوں نے ان کے انہی نظریات کو پروان چڑھایا اور اسی کے مطابق اپنی آراء کو قائم کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض غیر مسلم مؤرخین ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی حمایت میں کتب لکھیں۔ ان کی کتابوں میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت کے بارے میں اعترافات موجود ہیں۔ ڈاکٹر انور محمود خالد غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی نوعیت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "سبھی عیسائی متعصب نہیں ہیں بلکہ ان میں سے ایسے منصف مزاج بھی موجود ہیں جو دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کو بغض و عناد کی نظر سے نہیں دیکھتے اور چاہتے ہیں کہ جس حد تک ممکن ہو حقیقت کی تہہ تک پہنچا جا سکے"[1] گویا کہ بعض غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کا مقصد پیغمبرِ

CC BY

اسلام کے حالات وواقعات کو معلوم کرنا ہے کہ جن کی شخصیت نے دنیا کی مذہبی، سیاسی اور تمدنی تاریخ میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا۔ اس لئے بعض عیسائی علماء اور مذہبی پیشوا اسلام کو عیسائیت کا سب سے بڑا حریف سمجھتے ہیں۔ وہ طبعی طور پر پیغمبرِ اسلام کی سیرت کے ذریعے اسلام کی قوت اور اس کی جاذبیت کے اسرار کو معلوم کرنے کے لئے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ان کے مطالعہ سیرت کی یہ نوعیت ہوگی تو ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پیغمبر اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرکے ان کی عظمت کا اعتراف کریں گے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو پیغمبر اسلام ﷺ کی حقانیت کو تسلیم تو کریں گے لیکن ہدایت ان کے نصیب میں نہیں ہوگی۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ مغرب میں کئی صدیوں تک نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے حوالے سے خرافات پھیلائی جاتی رہی ہیں اور دنیا میں پیغمبر اسلام کے حوالے سے نفرت انگیز تصویر پیش کی جاتی رہی ہے۔ڈاکٹر انور محمود خالد لکھتے ہیں:" دراصل اٹھارہویں صدی عیسوی تک یورپین مصنفین اور مؤرخین کی آنکھوں پر حمایت کی پٹی بندھی رہی۔ انہوں نے اسلام کے چشمہ صافی کو ممکنہ حد تک گدلا کرنے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شخصیت وکردار کو حتی الامکان مسخ کرنے کی کوشش کی تاکہ اسلام اور بانی اسلام کے اثرات سے دنیائے عیسائیت کو بچایا جاسکے۔"[2]

اس حوالہ سے ان کا مطالعہ سیرت خرافات، منفی سوچ اور تعصب پر مبنی تھا۔ اور جس کسی نے بھی اس سوچ کے ساتھ سیرت کا مطالعہ کیا وہ اس میں آگے ہی بڑھتا گیا اور تنگ نظری کی انتہا کو پہنچا۔ اور جس نے مطالعہ سیرت سے حقیقت کو جاننے کی کوشش کی وہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ ذیل میں غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے فنی (ماہرانہ کوشش جس کو عام قاری نہ سمجھ سکے) رجحانات کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

ناقابلِ اعتماد روایات کا سہارا

غیر مسلموں کا سیرتِ طیبہ پر قلم اٹھانے کا ایک بڑا مقصد آپ ﷺ کی عظمت وشان کو گھٹا کر لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اپنے اس مذموم مقصد کو پانے کے لئے وہ اپنی عقل اور تخیل کے پیمانوں کے مطابق غیر مستند نتائج اخذ کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ہی وہ مسلمانوں کی کتب اور مصادرِ سیرت سے بعض کمزور، ضعیف اور موضوع روایات کا سہارا لیتے ہیں۔ مسلمانوں کے ہاں روایات کے قبول ورد کو پرکھنے کے لئے ایک الگ علم ہے جسے علم جرح وتعدیل کہا جاتا ہے۔ جبکہ ان غیر مسلموں کے ہاں ایسے کوئی اصول وقواعد نہیں لہٰذا ان کو جو کچھ بھی دستیاب ہو وہ اس کو قبول کرلیتے ہیں۔ اور ان کا سہارا لیتے ہوئے وہ اپنے مقصد تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ سیرت طیبہ پر لکھی جانے والی کتب کا سلسلہ آج تک جاری وساری ہے۔ کچھ کتب ایسی بھی ہیں جن کے مؤلفین نے محض کثرتِ روایات کو نقل کیا ہے اور روایات میں کسی قسم کی تنقیح نہیں کی بلکہ بعد میں آنے والوں پر یہ کام چھوڑ دیا کہ وہ صحیح روایات کو ضعیف روایات سے خود ہی ممتاز کرلیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا:" ثلاثة كتب ليس لها أصول وهو المغازي والتفسير والملاحم"[3] تین قسم کی کتابیں ایسی ہیں جن کے کوئی اصول نہیں مغازی، تفسیر اور ملاحم۔"

امام صاحب کی مراد ان موضوعات پر تمام کتب سے نہیں بلکہ ان کے قول سے مراد ایسی کتب ہیں جن میں غیر صحیح روایات کثرت سے ہیں۔ لہٰذا یہ بات مسلمہ ہے ایسی کتب میں ایسی روایات موجود ہیں جو انتہائی کمزور ہیں اور ان سے استدلال کرنا کسی بھی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ اس صورت میں جب ان کے مدِمقابل صحیح روایات موجود ہوں۔ سرسید احمد لکھتے ہیں:" سرولیم

میور صاحب ارقام فرماتے ہیں کہ آنحضرت کے حالاتِ زندگی کی تین کتابیں ہشام، واقدی، طبری ایسی ہیں کہ جو شخص دانشمندی سے آنحضرت کے حالات لکھے گا تو اپنی تحریر کے لئے انہیں کتابوں کو سند گردانے گا۔ مگر صاحبِ ممدوح نے اس بات کو بیان نہیں فرمایا کہ ان کتابوں میں کس قدر ایسی روایتیں ہیں جن سے آنحضرت کا کچھ بھی علاقہ نہیں۔ اور کس قدر ایسی ہیں کہ جن کے راویوں کا سلسلہ ٹوٹا ہوا ہے۔ اور کس قدر ایسی ہیں جن کے راویوں کی خصلتیں نہ کسی مذہبی مسئلہ کے سبب بلکہ اخلاقی نقصانوں کے سبب مشتبہ اور ان کی راست بیانی مشکوک یا مطعون ہے۔ اور کس قدر ایسی ہیں جن کے بیان کرنے والے بالکل نامعلوم شخص ہیں۔ اور کس قدر ایسی ہیں جن کی تحقیق یا تصدیق نہیں ہے۔"[4] گویا سرسید نے بھی غیر مسلم مؤرخ ولیم میور کی سیرت پر لکھی گئی کتاب کی بنیادی حیثیت واضح کی ہے اور اس کے معیار سے بھی آگاہ کیا ہے۔ اس چیز کو علامہ شبلی نعمانی نے اس انداز میں بیان کیا ہے: "آنحضرت ﷺ کی سوانح عمری کے یقینی واقعات وہ ہیں جو حدیث کی کتابوں میں بروایتِ صحیحہ منقول ہیں۔ یورپین مصنفین اس سرمایہ سے بالکل بے خبر ہیں اور ایک آدھ کوئی ہے (مثلاً مار گولیتھ) تو اولاً وہ اس کا ماہر نہیں اور ہو بھی تو تعصب کی ایک چنگاری سینکڑوں خرمنِ معلومات کو جلانے کے لئے کافی ہے۔ دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے اصولِ تنقیح شہادت اور ہمارے اصولِ تنقیح میں سخت اختلاف ہے۔ یورپ اس بات کو بالکل نہیں دیکھتا کہ راوی صادق ہے یا کاذب؟ اس کے اخلاق وعادات کیا ہیں؟ حافظہ کیسا ہے؟ اس کے نزدیک یہ تحقیق وتدقیق نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی ضروری ہے۔ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ راوی کا بیان بجائے خود قرائن وواقعات کے تناسب سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟"۔[5] علامہ شبلی نعمانی نے بھی غیر مسلموں کے اسلوبِ تحریر پر کاری ضرب لگائی ہے۔ اور امتِ مسلمہ کو غیر مسلم مؤرخین کے معیارِ تحقیق، اسلوبِ تحریر سے آگاہ کیا ہے۔ کہ کہیں ان کے اسلوبِ تحریر سے متاثر ہو کر انسان ان کی روش پر نہ چل پڑے۔ اکثر غیر مسلم مؤرخین کا اسلوبِ تحریر سرسید اور علامہ شبلی کے بیان کردہ نظریات کے مطابق ہی ہے۔

کذب گوئی / اوہام وخرافات

غیر مسلموں نے سیرت نگاری میں واقعات کسی مستند ذریعے سے حاصل نہیں کئے، بلکہ وہ پیغمبرِ اسلام کے متعلق مفروضے خود ہی گھڑ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کی طرف ایسی جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا سرے سے ہی کوئی تعلق نہیں۔ اس سب کے پیچھے ان کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ پیغمبرِ اسلام کی ذات کے حوالے سے لوگوں کو بدظن کریں تاکہ وہ آپ ﷺ کے فرامین پر یقین نہ کر سکیں اور آپ ﷺ کی محبت سے ان کے دل خالی ہو جائیں۔ ذیل میں غیر مسلموں کے انہیں اوہام وخرافات کی کچھ امثلہ پیش کی جارہی ہیں جن سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کس طرح اپنی کتابوں میں آپ ﷺ کی ذات کے حوالے سے جھوٹی اور گمراہ کن باتیں لکھتے ہیں۔ کیرن آرم سٹرانگ نزولِ وحی کی ابتدا کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتی ہے:

> In his terror, Muhammad could only think that he was being attacked by "jinn".[6]

"اس ہولناک تجربے کے بعد حضرت محمد ﷺ صرف یہ تصور کر سکتے تھے کہ آپ پر کسی جن نے حملہ کر دیا ہے۔"

وحی کی ابتدا میں یہ ایک مسلمہ حقیقت تھی کہ آپ ﷺ نے خوف محسوس کیا جس سے آپ کا بدنِ اطہر کانپنے لگا۔ لیکن کیرن کا یہ کہنا کہ آپ نے کسی جن کو اپنے اوپر حملہ کرتے ہوئے محسوس کیا یہ ایک جھوٹ ہے اس کی کوئی بھی دلیل نہیں ملتی۔

صحیح البخاری میں نزولِ وحی کی ابتدا کا قصہ موجود ہے۔ پہلی بار نزولِ وحی کے بعد کی کیفیت حدیث میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔فرجع بها رسول الله يرجف فؤاده فدخل على خديجة بنت خويلد فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي.[7] "پس رسول اللہ ﷺ اس حال میں غارِ حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا آپ حضرت خدیجہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو لوگوں نے آپ کو کمبل اوڑھا دیا جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔" پھر آگے جا کر اس واقعہ وحی کو مزید بیان کرتے ہوئے کیرن اپنے گمراہ کن خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہے:

> In despair, he fled from the cave and started to climb to the summit of the mountain to fling himself to his death.[8]

"اس مایوسی کے عالم میں آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا شروع ہو گئے تا کہ اپنے آپ کو وہاں سے گرا کر زندگی کا خاتمہ کر سکیں۔"

مزید لکھتی ہے:

> By the time he reached her, he was crawling on his hands and knees shaking convulsively.[9]

"رسول اللہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے اس حال میں جناب خدیجہ کے پاس پہنچے کہ آپ ﷺ پر کپکپی طاری تھی۔"

اس موقع پر حضور ﷺ کا اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے کے بارے میں سوچنا اور ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل رینگ کر جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچنا محض گمراہ کن بات ہے اور یہ کوشش کرنا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں نزولِ وحی کی ابتدا کے حوالے سے بدگمانی پیدا کی جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر مسلم اپنے گمراہ کن افکار کو مسلمانوں کے اندر رائج کر کے ان کے دلوں سے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی محبت نکالنا چاہتے ہیں۔ ان کو یہ گوارہ نہیں کہ ان کے دلوں میں اسلام پختہ ہو۔

غیر اسلامی ماخذوں سے استفادہ

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی ایک نوعیت یہ بھی ہے کہ انہوں نے سیرت اور اسلام کے بارے میں لکھتے ہوئے ثانوی اور بنیادی، معیاری اور غیر معیاری، مستند اور غیر مستند کسی بھی قسم کا فرق نہیں کیا۔ وہ پیغمبرِ اسلام کی شدتِ مخالفت میں اس قدر مصروف تھے کہ انہوں نے یہ جاننے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی کہ جو کچھ آپ ﷺ کے بارے میں کہا جا رہا ہے اس کی آئینی حیثیت کیا ہے۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مسلمہ واقعات جو احادیث سے ثابت شدہ ہیں ان سب سے بے خبر ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ہندو مصنف پنڈت سندر لال کی پیغمبرِ اسلام کی سیرت پر ایک کتاب ہے "حضرت محمد اور اسلام"[10]، اس کتاب کے مراجع و مصادر کی فہرست سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصنف نے اپنی اس کتاب میں زیادہ تر غیر اسلامی ماخذوں اور مغربی مصنفین کی کتبِ سیرت سے استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ذیل میں ان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

- صفحہ نمبر 2 پر Muhammad and Muhammadanism by Basworth Smith
- صفحہ نمبر 47 پر، 71، 82، 103، 129، 189 Life of Muhammad by William Miur
- صفحہ نمبر 49 پر Islam Her Moral and Spiritual Value by Major Arthur Glyn Leonard
- صفحہ نمبر 69 پر 165 The Preaching of Islam by T.W Arnold
- صفحہ نمبر 72، 220 Heroes, Hero Worship and the Heroic in History by Thomas Carlyle
- صفحہ نمبر 90 پر A Description of the East and other Countries by Richard Pocock
- صفحہ نمبر 120 پر 164 Stanley Lane Pool in His Introduction to Selections from the Quran by E.W Lane

مصنف نے اپنی کتاب میں ایک جگہ واقدی کی روایت نقل کی ہے اور واقدی کو وقیدی لکھا ہے، لیکن یہ روایت براہِ راست نہیں لی گئی بلکہ ولیم میور کی کتاب "لائف آف محمد"[11] سے لی ہے۔

سید ابو الحسن علی ندوی کی تنبیہ

ابو الحسن ندویؒ نے امتِ مسلمہ کو اس سوچ پر ابھارا ہے کہ وہ غیر مسلموں کی تصنیفات اور علمی تحقیقات کا جائزہ لیں اور ان حقائق سے پردہ اٹھائیں۔ وہ لکھتے ہیں: "یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمان علماء و محققین مستشرقین کی تصنیفات و علمی تحقیقات کا جائزہ لیں اور حقائق وواقعات کی روشنی میں ان کا علمی محاسبہ کریں، ان کی دسیسہ کاریوں اور عربی عبارتوں کے مفہوم سمجھنے یا ان کی تحلیل و تشریح میں ان کی غلطیوں کی نشاندہی کریں جس سے قارئین کو یہ معلوم ہو کہ جن مراجع وماخذ پر وہ اعتماد کرتے ہیں وہ ناقابلِ اعتماد ہیں، انہوں نے ان سے جو اہم نتائج نکالے ہیں اور ان پر اپنے دعوے کی پوری عمارتیں قائم کرلی ہیں، ان کی بنیاد ہی کمزور، مشکوک یا سرے سے معدوم ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دکھائیں کہ ان کی ان معصومانہ علمی کاوشوں میں سیاسی ومذہبی (مشنری) اغراض ومقاصد کہاں تک کام کررہے ہیں۔"[12] غرضیکہ غیر مسلم مصنفین کے مطالعہ سیرت کا دارومدار ہی دوسرے لوگوں کی معلومات پر ہے۔ دوسروں کی گئی تحقیقات و معلومات کو وہ اپنی اپنی کتابوں میں نقل کرتے ہیں: "جو (مصنفین یورپ) عربی زبان اور اصلی ماخذوں سے واقف نہیں، ان لوگوں کا سرمایہ معلومات اوروں کی تصنیفات اور تراجم ہیں، ان کا کام صرف یہ ہے کہ اس مشتبہ اور ناکامل مواد کو قیاس اور میلانِ طبع کے قالب میں ڈھال کر دکھائیں۔"[13]

گویا کہ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ غیر مسلموں میں مطالعہ سیرت کرنے والے بے شمار ایسے لوگ ہیں جو اسلام کو اس کے اصل مصادر کے ذریعے سے سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی انہوں نے اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہی نظریات جو نسل در نسل چلے آرہے ہیں جو کہ اسلامی علوم کی روح کے عین منافی ہیں، انہی نظریات کو سند کا درجہ دیا جاتا ہے اور قابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دین اسلام کی جتنی بھی کتب ہیں وہ عربی زبان میں ہیں۔ قرآن عربی زبان میں ہے، احادیث عربی زبان میں ہیں سیرت وتواریخ کی کتب عربی زبان میں ہیں۔ اصلی ماخذ موجود ہونے کے باوجود غیر مسلموں نے اپنے ہی سکالرز کے تراجم سے استفادہ کیا ہے، جبکہ ترجمہ کرنے والے نے اپنی جانب سے کچھ حذف واضافہ کیا ہوتا ہے جس کے اوپر یہ مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ جب تک سیرت کو اس کے اصلی ماخذ سے نہیں سمجھا جائے گا، اس وقت تک انسان اپنے مطالعہ سیرت میں شکوک وشبہات کا شکار رہے گا۔ غلط و صحیح، مستند وغیر مستند کی پہچان سے محروم ہو جائے گا۔ کیرن آرمسٹرانگ نے آپ ﷺ کی سیرت پر دو کتابیں لکھی ہیں:

1. Muhammad Prophet of our Time
2. A Biography of the Prophet Muhammad

مصنفہ نے اپنی ان دونوں کتابوں میں بے شمار مقامات پر مغربی مصنفین کی تصانیف پر انحصار کیا ہے۔ مصنفہ کی کتاب " A Biography of the Prophet Muhammad" سے کچھ حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں یا ان مغربی مصنفین کی کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے مصنفہ نے استفادہ کیا ہے:

1۔ قرآنِ پاک کے اصل نسخہ کی بجائے آرتھر آربری (Arthur Arberry) کا انگریزی ترجمہ۔

2۔ صحیح بخاری کے لئے مارٹن لنگز (Martin Lings) کی Muhammad: His Life Based on the Earliest Source (London, 1980)

3۔ سیرت ابنِ اسحاق کے لئے اے گلیوم (A Guillaume) کی The Life of Muhammad

4. The Arabs and Medieval Europe by Daniel

5. Norman Daniel, Islam and the west: The making of an Image (Edinburgh, 1960)

6. Humphrey Prideaux, The True Nature of Imposture, Fully Displayed in the Life of Mohamet (7th ed, London 1708)

7. A.J Toynbee, A Study of History (London, 1951)

8۔ امام جلال الدین السیوطی کی الاتقان کے لئے میکسم روڈسن کی "Muhammad"

9. A. Montgomery Watt, Muhammad's Mecca: Historyin the Quran(Edin Burgh, 1988)

10. W. Montgomery Watt, Muhamad at Mecca (Oxford, 1953)

11. George Steiner, Real Presences: Is There Anything in what we say? (London, 1989)

12. See Annemaric Schimmel, And Muhammad Is His Messenger: The Veneration of the Prophet in Islamic Piety (Chapel Hill and London, 1985)
13. W. Montgomery, Muhammad at Medina (Oxford, 1956)
14. Marshall G.S Hodgsun, the Venture of Islam: Conscience and History in a World Civilization (Chicago, 1947)(1957
15. Wilfred Cantwell Smith, Islam and Modern History (London

مندرجہ بالا سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مصنفہ نے کس طرح اپنی کتاب میں مغربی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ عمدہ ترین تحقیق وہ ہوتی ہے جس کا دارومدار حقائق اور بنیادی ماخذ پر ہو اس کے ساتھ ساتھ مستند بھی ہو لیکن غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت میں اس طریقہ کار کو نظر انداز کر دیا ہے اور اپنے ہی مغربی پیمانے پر مقرر کی ہوئی کتب سیرت سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور تو اور قرآن کے بھی اصلی نسخے کی بجائے ایک انگریز مترجم کے کئے ہوئے ترجمے سے استفادہ کیا ہے۔

خود ساختہ مفروضات

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت میں سیرتِ طیبہ سے متعلق بے شمار ایسی باتیں ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور ان کی یہ باتیں عوام الناس میں بہت زیادہ معروف ہیں۔ بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو فرضی قصوں اور من گھڑت کہانیوں پر مبنی ہیں اور ان باتوں کو پیغمبرِ اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ان چیزوں کی محض خود ساختہ مفروضات سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔ غیر مسلموں کی اس قسم کی ہرزہ سرائی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ذات کے حوالے سے لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا کریں۔ ذیل میں کچھ ایسے ہی مفروضات بطورِ مثال پیش کئے جا رہے ہیں جس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح وہ ان کا سہارا لیتے ہیں۔ کیرن اپنی کتاب " A Biography of the Prophet" میں وحی کے باب نمبر 4 میں نزولِ وحی کا قصہ بیان کرتے ہوئے لکھتی ہے۔

> "Thinking that the angel had mistaken him for one of the disreputable Kahins the Soothsayers of Arabia."[14]

> "نزولِ وحی کے وقت حضور ﷺ نے جبریل کے متعلق سمجھا کہ یہ فرشتہ عرب کے کسی بدنام کاہن نجومی کی بجائے غلطی سے آپ ﷺ کے پاس آگیا ہے۔"

اب اگر کیرن کی اس عبارت کو دیکھا جائے تو یہ ایک خود ساختہ مفروضہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی قرآن وحدیث سے ایسی کوئی بات ملتی ہے۔ اس عبارت پر غور کرنے سے دو طرح کے مفروضے سامنے آتے ہیں:

1۔ آپ ﷺ کا فرشتے کے متعلق غلط سوچنا

2۔ فرشتوں کا بدنام کاہن اور نجومی کے پاس جانا

گویا کہ اس عبارت میں آپ ﷺ کی اہانت کا پہلو بھی نکل رہا ہے۔

اسی طرح اپنی اس کتاب میں ایک اور جگہ لکھتی ہے:

> " God had immediately comforted him by sending down a

revelation which told him that all the previous prophets had made similar ' satanic mistakes'."[15]

" خدا نے فوری طور پر ایک وحی نازل کر کے اسے تسلی دی تھی جس نے اسے بتایا تھا کہ پچھلے تمام انبیاء نے اسی طرح کی شیطانی غلطیاں کی تھیں۔"

اس عبارت سے یہ اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کس جسارت سے یہ لوگ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ شیطانی غلطیاں منسوب کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد القادر جیلانی غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت میں خود ساختہ مفروضوں کی حقیقت کو اس انداز میں بیان کرتے ہیں: " مذہبی جدل و تنگ نظری نے ان پر اس قدر غلبہ کیا کہ حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی پر تہمتوں اور الزامات کے انبار لگا دیے، ہر بری بات منسوب کی، صنمیات وضع کیں، چڑیا چڑے کی کہانیاں گھڑیں، وحوش و بہائم کی دلخراش داستانیں ترتیب دیں، کنویں کا افسانہ تراشا، بیماری کے قصے تیار کیے، چنگیز کے اسلاف سے تعلق ثابت کرنے کے لیے خراسان کی وطنیت موسوم کی، ہسپانیہ کے مفروضہ سفر کے اہتمام کیے، راہبوں سے نام نہاد تعلیم کے حصول کے ڈھول پیٹے، عیسائی فوج میں تربیت کی داستان تراشی، فرضی حکمران کے خون کا الزام رکھا، کلیسا کی عہدہ داری اور الوہیت (کے دعوے) کی تہمت دھری۔ پھر جو کروٹ بدلی تو جہنم کے شیاطین کو بھی پناہ مانگنے پر مجبور کر دیا۔"[16] گویا کہ غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی نوعیت میں یہ بات بھی اہم ہے کہ وہ اپنی ہی طرف سے خود ساختہ مفروضے بناتے ہیں۔ جس سے وہ اپنے مطلب کی بات نکالتے ہیں اور ان مفروضوں کو پیغمبرِ اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں، جبکہ ان باتوں کا حضور ﷺ کی ذات سے ذرہ برابر بھی تعلق نہیں ہوتا۔ جبکہ غیر مسلموں میں بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے سیرت نگاری کرتے ہوئے اس قسم کے مفروضوں کی نکیر کی ہے۔

سنی سنائی باتوں پر یقین

غیر مسلم مطالعہ سیرت میں پیغمبرِ اسلام کے حوالے سے اس شدت سے مخالفت میں مصروف تھے کہ زبان پر جو بات بھی آتی ذرا برابر بھی نہ سوچتے نہ ہی غور و فکر کرتے بلکہ فوری طور پر اس کو کہہ ڈالتے۔ ان کے دلوں میں نفرت کی آگ اس قدر شدت اختیار کر چکی تھی کہ حضور ﷺ کے بارے میں ہر وہ قول اور تحریر جس سے نبی اکرم ﷺ کی مخالفت مقصود ہوتی اس کو من وعن قبول کر لیتے اور اس کو آگے پھیلانے میں کسی قسم کی کسر نہ چھوڑتے۔ لہٰذا کئی صدیوں تک ان کو یہ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی کہ جو کچھ دینِ اسلام یا نبی اکرم ﷺ کے متعلق کہا جا رہا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ بس سنی سنائی کہانیوں اور من گھڑت گمراہ کن افواہوں کو تسلسل سے آگے منتقل کیا جاتا رہا۔ اور انہی چیزوں کو بنیاد بنا کر بعد میں آنے والے غیر مسلم پہلے والوں کے مطالعہ سیرت پر اعتماد کرتے رہے اور اندھا دھند ان کی باتوں کو نقل کرتے رہے۔ جب کہ ان غیر مسلموں کو اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ جس پیغمبر کی باتوں کو ہم لکھ رہے ہیں اس کی تعلیمات کیا ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع "[17] آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو سنے اسے آگے بیان کر دے۔"

شارح مسلم قاضی عیاض لکھتے ہیں: " معناه ان من حدث بكل ما سمع وفيه الحق والباطل والصدق والكذب نقل عنه هو ايضا ما حدث به من ذلك, فكان من جملة من يروي الكذب وصار كاذبا"[18] "اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے وہ سب کچھ بیان کیا جو اس نے سنا جس میں سچ اور جھوٹ ہے، سچ اور جھوٹ اس سے بھی اسی طرح منتقل کیا گیا جو اس کو بتایا گیا تھا اور یہ جھوٹ بیان کرنے والوں میں سے تھا اور جھوٹا بن گیا۔"

یہ کتنی بڑی زیادتی کی بات ہے کہ جس پیغمبر نے سنی سنائی باتیں بغیر تحقیق کے آگے منتقل کرنے سے منع فرمایا، غیر مسلم حضرات اسی پیغمبر کی طرف ایسی باتوں کو منسوب کرتے ہیں۔ یہ بات مبنی بر حقیقت ہے کہ عہدِ جدید کے غیر مسلم عہدِ قدیم کے غیر مسلموں سے اس قدر متاثر ہیں کہ جو تعصب ان کے اندر تھا وہی تعصب ان کے اندر بھی پایا جاتا ہے۔ این میری شمل اپنی کتاب میں اس بات کا تذکرہ اس طرح کرتی ہے:

> " Even during that period biographies of Prophet were often marred by prejudices and in no way did justice to the role of the Prophet as seen by pious muslims"[19]

> " حتی کہ اس دورانیے میں اکثر اوقات نبی اکرم ﷺ کی سوانح عمری تعصبات کا شکار ہوئی اور جیسا کہ متقی مسلمانوں نے دیکھا کہ کسی بھی طریقے سے آپ ﷺ کے کردار کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔"

ڈاکٹر گستاؤلی بان بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یورپ میں مذہبِ اسلام کے متعلق جو غلط نظریات سالہا سال سے چلے آرہے ہیں اور مؤرخین سابق نے جو غلط اور بے بنیاد نظریات قائم کیے ہیں ان کے طوق سے اپنی گردن کو آزاد کرانا ایک مشکل کام ہے۔[20] مطالعہ سیرت کے حوالے سے غیر مسلموں کی نبی اکرم ﷺ کی کردار کشی کا یہ سلسلہ شروع سے چلتا آرہا ہے۔ ایک دوسرے سے سن سنا کر، دوسروں کی لکھی ہوئی غلط تحریروں کو اسی انداز میں کر کے اپنے تعصب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اندازِ بیان میں کچھ تبدیلی ضرور رونما ہوئی ہے البتہ اندازِ فکر وہی قدیم نظریات کی بنیاد پر قائم ہے۔ شریعتِ اسلامیہ نے ایسے نظریات کو خواہشات اور گمان سے تعبیر کیا ہے جن کی کوئی بنیاد اور دلیل نہیں ہے جو محض اختراع شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَى[21] "یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔" پھر اسی سورت میں مزید آگے جا کر وضاحت سے یہ بات بیان فرمائی: وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا[22] "حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بے شک وہم (وگمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔" غیر مسلموں کا نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے حوالے سے اپنے قیاس وگمان سے کام لینا اور غلط انداز سے اس کو بیان کرنا کسی اعتبار سے درست نہیں ہے۔

بغض وعداوت کا اظہار

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت سے بغض وعداوت کا انداز بھی چھلکتا ہے۔ انہوں نے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے متعلق ایسی ایسی باتیں کی ہیں جن سے واضح طور پر ان کا بغض سامنے آتا ہے۔ حقیقت میں یہ لوگ قرآن پاک کی اس آیت کی عملی تصویر ہیں:
يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَاعَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ[23] "اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ۔ (تم تو) نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے تحقیق ہم نے تمہارے لیے نشانیوں کو واضح کر دیا ہے اگر تم عقل رکھتے ہو۔" مطالعہ سیرت کی نوعیت میں ان کا معاندانہ رویہ

ان کی گفتگو اور تحریروں میں واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ غیر مسلموں نے آنحضرت ﷺ کے لیے حد درجہ آمیز الفاظ استعمال کیے گئے آپ ﷺ کو نبی کاذب، مخالف مسیح موجد مذہب نو اور بہروپیا کہا گیا اور عداوت میں اس حد تک گر گئے آپ ﷺ کے لئے لفظِ محمد استعمال کرنے کی بجائے (Naeod) سے تعبیر کیا گیا جس کے معنی ہیں "شہزادہ ظلمات"۔ پھر جب صلیبی جنگوں کی ناکامی نے ان کی آتش عداوت اور بڑھادی تو وہ حضور ﷺ کے لئے Maphoet, Baphoet اور bafum کے الفاظ استعمال کرنے لگے اور آپ ﷺ کی سیرت وسوانح کے بارے میں مہمل کہانیاں، دیومالائی قصے اور بے سروپا باتیں مشہور کی گئیں، ایک خیال یہ پھیلایا گیا کہ مسلمان دراصل کچھ زیادہ ہی بت پرست تھے اور ان کا مرکزِ پرستش محمد ﷺ کا بت تھا، پھر ایک سے زائد تین بتوں کی پرستش کا فسانہ تراشا گیا اور یہ انکشاف کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ تو دراصل خود پیرو دینِ عیسوی تھے لیکن پوپ منتخب نہ ہوسکے تو انتقاما رومی چرچ سے بغاوت کرکے اسلام ایجاد کیا۔ وحی تنزیل کے حوالہ سے یہ افسانہ تراشا گیا کہ محمد ﷺ نے ایک سفید کبوتر، فاختہ یا قمری کو سدھار کھا تھا جو ان کے کندھوں پر بیٹھا ان کے کان سے دانہ چگا کرتا تھا، جس سے ان کے خیال میں یہ آتا تھا کہ فرشتہ ان سے باتیں کرتا ہے اور دوسروں کو یہ تاثر دیتے تھے کہ ان پر وحی نازل ہو رہی ہے۔[24]

نبی اکرم ﷺ سے غیر مسلموں کے بغض وعداوت کے اظہار کی مثال ولیم میور کی اس عبارت سے نظر آتی ہے:

> "When another two years were ended some strange even occured which greatly alarmed his nurse. It was probably a fit of epilepsy; but Moslem legend has invested it with so many marvelous features as makes it difficult to discover the real facts."[25]

> "جب مزید دو سال کا عرصہ گزرا تو ایک غیر معمولی واقعہ رونما ہوا جس سے آپ ﷺ کی دایہ پریشان ہو گئیں، یہ شاید مرگی کا ایک دورہ تھا۔ لیکن مسلم ماہرین نے اس واقعہ کو متعدد معجزانہ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت قرار دیا ہے، جس سے اصل حقائق کو دریافت کرنا مشکل ہو گیا ہے۔"

ولیم میور نے شقِ صدر کے واقعے کو مرگی کا دورہ قرار دیا ہے۔ پھر خود ہی کہتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں یہ ایک معجزہ ہے۔ جہاں دیگر معجزات ہیں ان میں سے شقِ صدر کا واقعہ بھی معجزہ ہے، اور مسلمانوں کے اس واقعہ کو معجزہ قرار دینے سے اصل حقائق کو تلاش کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے حقائق ہیں جن کو تلاش کرنا غیر مسلموں کے لئے ضروری ہے۔ بہر حال ولیم میور نے شقِ صدر کے واقعہ کو "مرگی کا دورہ" کہہ کر نبی اکرم ﷺ سے بغض وعداوت کا اظہار کیا ہے۔

اسی طرح ایک غیر مسلم سیرت نگار ٹار انڈرائے نے نبی اکرم ﷺ ور صحابہ کرام کی معاشی زندگی پر اعتراض کیا ہے اور اپنے بغض کا اظہار اس انداز میں کیا ہے کہ نعوذباللہ ان کی تجارت کا انحصار لوٹ مار پر تھا۔ یہ اپنی کتاب Muhammad the Man and his faith میں لکھتا ہے:

> "The method then which the Prophet employed in order to provide sustenance for himself and all his companions was that

of plundering the caravans which passed Madina on the way to or from Syria."[26]

"پیغمبر (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) نے اپنی اور اپنے تمام صحابہ کی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لئے جو طریقہ اپنایا وہ ان تجارتی کاروانوں کو لوٹنے کا تھا جو شام جاتے ہوئے یا شام سے واپس آتے ہوئے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے۔"

یہاں پر مصنف نے مسلمانوں کی معیشت کو ڈاکہ زنی کہہ کر اپنی عداوت کا اظہار کیا ہے۔ گویا کہ ان کی تحریروں سے ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ غیر مسلموں کے سینوں میں پیغمبرِ اسلام کے خلاف بغض وعداوت بھرا ہوا ہے۔

تشکیک کی فضا اور تخیلاتی انداز

غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت میں اکثر مسلمہ واقعات کو بیان کرنے میں تشکیکی انداز اپنایا ہے۔ وہ جس تشکیک اور تخیل کو اپناتے ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، بس یہ ان کی اپنی رائے اور سوچ ہوتی ہے۔ وہ تشکیک کی آڑ میں پیغمبرِ اسلام کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں اور عوام الناس کو خلافِ واقعہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ اللہ رب العزت کے اس فرمان کی عملی تصویر ہیں: وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ[27] "یقیناً ان میں سے ایسا گروہ ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت خیال کرو حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں وہ تو دانستہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں۔"

غیر مسلموں کا بالکل یہی انداز ہے وہ سیرت سے متعلقہ باتوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اور اپنی مرضی سے توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ ابو الحسن علی ندویؒ ان کے اسی انداز پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "افسوس کی بات کہ ہم بہت سے مستشرقین کو یہی کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی ساری کاوش تاریخ اسلام، اسلامی معاشرہ، تہذیب وتمدن اور ادب وثقافت میں جھول اور کمزوریوں کی تلاش اور نشاندہی میں صرف کرتے ہیں پھر ہولناک اور ڈرامائی انداز میں ان کو پیش کرتے ہیں۔ وہ خوردبین (microscope) سے ان کا پتہ لگا کر اپنے قارئین کے سامنے ذرہ کو پہاڑ اور قطرہ کو دریا بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ان کی ذہانت وطباعت کا پورا مظاہرہ چہرہ اسلام کو بدنما داغ دکھانے میں ہوتا ہے، اس طرح اسلامی ممالک کے زعماء وقائدین کے (جنہوں نے یورپ کی بڑی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی یا اسلام کا مطالعہ یورپین زبانوں میں کیا) دل ودماغ میں اسلام اور اسلامی قانون وتہذیب کے سرچشموں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں اور اسلام کے مستقبل سے ناامیدی، حال سے بیزاری اور ماضی سے بدگمانی اس طرح پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کا سارا جوش وخروش دین کو عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالنے (modernization) اور اسلامی قانون میں اصلاح وترمیم چلانے میں منحصر ہو کر رہ جاتا ہے۔"[28] غیر مسلم واقعاتِ سیرت میں کس طرح تشکیک پیدا کرتے ہیں اس کا اندازہ منٹگمری واٹ کی اس عبارت سے لگایا جا سکتا ہے جس میں وہ نبی اکرم ﷺ کے شادی سے پہلے کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"These are the main facts about the life of Muhammad prior to his marriage from the point of view of these secular historian,

and arguments have been brought against even some of these. There is also, however, a large number of stories of what might be called a theological character"[29]

"ایک مؤرخ کے نقطہ نظر سے یہ آپ ﷺ کی نکاح سے قبل کی زندگی کے اہم حقائق ہیں۔ اور ان میں سے کچھ کے خلاف دلائل بھی دیئے گئے ہیں۔ تاہم یہاں ان کہانیوں کے بارے میں ایک بڑی تعداد موجود ہے جنہیں صرف مذہب کی آڑ میں گھڑا گیا ہے۔"

سیرت میں جو واقعات نبی اکرم ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے درمیانی عرصے کے متعلق مذکور ہیں اور منٹگمری واٹ نے ان میں جس طرح تشکیک پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، وہ بحث طلب ہیں جو کہ بالکل بھی صداقت پر مبنی نہیں ہیں۔ ان واقعات کو مذہب کی آڑ میں یا پھر یوں کہا جا سکتا ہے کہ ان واقعات کو نگاہِ عقیدت سے گھڑا گیا ہے، اور یہ واقعات کوئی کم نہیں ہیں بلکہ بہت زیادہ ہیں۔

مسلمہ حقائق کو مسخ کرنا

غیر مسلموں نے نبی اکرم ﷺ کے متعلق جو حقائق تھے ان کو نہ صرف نظر انداز کیا بلکہ عمداً مسخ بھی کیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کی ذات کے حوالے سے کذب بیانی کی اور یہ عادت ان کے رگ وریشے میں رچ گئی۔ حقیقت سامنے آنے کے باوجود انہوں نے حقیقت کو جھٹلا دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات کے بارے میں کوئی واقعہ پڑھتے تو اس کو اپنی عقل پر پرکھتے اور اس حوالے سے کوئی نہ کوئی اعتراض گھڑ لیتے۔ مثال کے طور پر نبی اکرم ﷺ کی ذات کو غیر اہم سمجھتے ہوئے فلپ کے ہٹی نے آپ ﷺ کی ابتدائی حیاتِ طیبہ کو مسخ کرتے ہوئے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ابتدائی حالات کا کسی کو علم نہیں تھا۔ لکھتا ہے:

"Though the only one of the world prophets to be born within the full light of history, Muhammad is but little known to us in his early life; of his struggle for a livelihood, his efforts towards self-fulfilment and his gradual and painful realization of the great taste awaiting him we have but few reliable reports."[30]

"اگرچہ تاریخ کے مکمل آئینے میں تمام انبیاء میں سے صرف ایک ہی محمد (ﷺ) ایسے نبی ہیں جن کی ابتدائی زندگی، حصولِ معاش کے لئے جدوجہد، ذاتی اغراض کی طرف ان کی کوششوں اور ان کے عظیم کام میں ان کی بتدریج تکلیف کے بارے میں ہمیں بہت کم معلومات اور کچھ قابلِ اعتماد اطلاعات ملی ہیں۔"

ڈاکٹر عبد القادر جیلانی فلپ کے ہٹی کے اس نظریہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "عرب میں تاریخ نویسی کا دستور نہ تھا۔ صحابہ نے کوئی تاریخ نہیں لکھی۔ جب تاریخ نویسی کی طرف توجہ شروع ہوئی تو سیرت نگاروں نے بڑی کاوشوں کے ساتھ حالاتِ زندگی معلوم کئے۔ تفصیلی مستند حالات نبوت کے بعد کے دور کے میسر آئے۔ انہیں تفصیل سے لکھا۔ قبل نبوت کے واقعات

کم معلوم ہو سکے۔ لہٰذا جو معلوم ہو سکے وہی تحریر کئے گئے۔ حضور ﷺ کا تعلق معشر الانبیاء سے ہے اور انبیاء میں سے کسی کے قبل نبوت کے تفصیلی واقعات نہیں پائے جاتے وہ صفحات تحریر پر نبوت کے بعد آتے ہیں۔ یہی شانِ رسول اللہ ﷺ کی بھی ہے۔"[31] حالانکہ اگر ہم سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو کچھ نہ کچھ نبوت سے پہلے واقعات کو مؤرخین نے قلمبند کیا ہوا ہے۔ فلپ کے ہٹی کے کہنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک غیر معمولی اور غیر اہم شخصیت تھے جس کی وجہ سے لوگ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ اسی طرح سیرتِ طیبہ میں حقائق پر مبنی واقعات کو مسخ کرنے کی ایک اور مثال بھی ملتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ غیر مسلم یہ باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے عیسائیوں سے تعلیمات اخذ کی ہیں اس حوالہ سے منٹگمری واٹ اپنی کتاب محمد ایٹ مکہ میں محمد ﷺ اور ورقہ بن نوفل کے واقعے کے بارے میں لکھتا ہے، جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا اور آپکی ہر معاملے میں مدد کی اور آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ کے پاس لے گئیں۔

> "Certainly she seems to have played an important role at critical junctures of his life in encouraging him to proceed on his way as a Prophet. Moreover Khadija's cousins, Waraqah b. Nawfal b. Asad, was a religious-minded man who eventually became a Christian. Khadijah had almost certainly come under his influence, and Muhammad may have acquired of the earnestness of his outlook."[32]

> " یقیناً اسے (حضرت خدیجہ کو) لگتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی کے نازک مقامات پر اس (محمد ﷺ) کی حوصلہ افزائی کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے جس کی وجہ سے وہ کسی نبی کی میزبانی کے راستے پر آگے بڑھیں گی۔ تاہم خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل جو مذہبی آدمی تھا اور عیسائی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس حاصل کیا ورقہ بن نوفل) کی تعلیمات کے زیرِ اثر آچکی تھیں اور محمد ﷺ نے اس (ورقہ بن نوفل) سے اپنے ابتدائی مشن میں کچھ حاصل کیا ہو گا۔"

اب منٹگمری واٹ نے ادھر بھی حقائق کو مسخ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ورقہ سے اپنے ابتدائی مشن کے بارے میں کچھ حاصل کیا ہو گا۔ اور آپ ﷺ ورقہ کے عیسائی انکار اور ان کی تعلیمات سے متاثر ہوئے۔ تاہم یہ بات واضح ہے کہ غیر مسلم واقعاتِ سیرت کو مسخ بھی کرتے ہیں اور ان واقعات میں شکوک وشبہات پیدا کر کے اپنے مطلب کی بات بھی نکالتے ہیں۔

تلاشِ حق

مطالعہ سیرت میں غیر مسلموں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے وقتاً فوقتاً اپنے بغض وعناد کا اظہار کیا ہے۔ تاریخ کے صفحات ان سازشوں اور عیارانہ حربوں کی تفصیلات سے بھرے ہوئے ہیں جو اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے حوالے سے آزمائے گئے۔ غیر مسلم دانشوروں اور مصنفوں نے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں ایسے گمراہ کن اور جھوٹے مفروضے اور قیاسات پھیلائے جن کی وجہ سے لوگوں کے اندر غلط تصورات رواج پا گئے اور حد درجہ یہ کوشش کی گئی کہ ان مکروہ سازشوں سے ایسا جال بچھایا

جائے جس سے لوگوں کے اندر پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے نفرت پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر تصویر کا دوسرا رخ دیکھا جائے تو بہت سارے غیر متعصب اور حق پسند غیر مسلم ایسے بھی ہیں جو غیر مسلموں کے ہی پھیلائے ہوئے پروپیگنڈے کو نہ صرف رد کرتے ہیں بلکہ آپ ﷺ کی ذات کی طرف منسوب جھوٹوں اور باطل نظریات کی بیخ کنی بھی کرتے ہیں، اور آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ اظہارِ عقیدت کرتے ہوئے دکھائی بھی دیتے ہیں۔ کیونکہ اس کی وجہ ہی ہے کہ ان کے مطالعہ سیرت کی جو نوعیت تھی وہ صرف اور صرف یہی تھی کہ ہم حقیقت تک پہنچ سکیں۔ اور واقعتاان کی گفتگو اور تحریروں میں حق گوئی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ "THE 100" میں مائیکل ایچ ہارٹ (1932ء-2011ء) لکھتا ہے:

> "My choice of Muhammad to lead the list of the world most in-fluential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels of humble origins, Muhammad founded and promulgated one of the world's great religions, and became an immensely effective political leader. Today, thirteen centuries after his death his influence is still powerful and pervasive."[33]

> " ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں میرا (حضرت) محمد ﷺ کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں۔ لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہیں جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر کامیاب رہے۔ (حضرت) محمد ﷺ نے عاجزانہ طور پر اپنی مساعی کا آغاز کیا اور دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے پھیلایا۔ وہ ایک انتہائی مؤثر سیاسی رہنما بھی ثابت ہوئے۔ آج تیرا سو برس گزرنے کے باوجود ان کا اثر ابھی تک طاقتور اور قائم ہے۔"

مائیکل ہارٹ آخر تحقیق کرکے یہاں تک پہنچ گیا کہ سب سے زیادہ اگر اس دنیا میں کوئی افضل اور متاثر کن شخصیت ہیں تو محمد الرسول اللہ ﷺ ہیں۔ اس نے آپ ﷺ کی سیرت کو پڑھا اور بالآخر اس فیصلے پر مجبور ہوا کہ آپ ﷺ کا ہی انتخاب سرفہرست کیا جائے۔ گویا کہ جن غیر مسلموں نے حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی ہے تو ان کی ہر بات ہمارے لیے دلیل کی حیثیت نہیں رکھتی۔ بس اتنا ہی ہے کی کچھ حصوں کو مان لیا جائے اور کچھ کا انکار کر دیا جائے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت نگاری اہلِ اسلام تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ غیر مذاہب لوگوں (عیسائی، یہودی، سکھ، ہندو) نے بھی حضور اکرم ﷺ کی سیرت پر قلم اٹھایا ہے۔ لکھنے والے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان کی تعداد اور ان کے کام کی نوعیت کو جانچنا ایک مشکل امر ہے۔ سیرت نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ پروفیسر لوی-ایس مارگولیتھ (1858ء-1940ء) نے جب آنحضرت ﷺ کی سوانح عمری لکھی تو اس کی ابتدا ان الفاظ سے کی:

"The biographers of the Prophet Muhammad from a long series which is impossible to end but in which it would be honorable to find a place."[34]

"حضرت محمد ﷺ کے سیرت نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کو ختم کرنا ناممکن ہے، لیکن اس میں ایک جگہ پانا باعثِ شرف ہے۔"

یہ اختصاص صرف اور صرف جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ ﷺ کے سیرت وکردار لکھنے والوں کی تعداد لا محدود ہے۔ مختلف زبانوں میں لکھنے والے دنیا کے اطراف واکناف میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جہاں ہر دور میں محمد الرسول اللہ ﷺ کے چاہنے والے عقیدت و محبت سے آپ ﷺ کے بارے میں لکھتے ہیں وہاں ہی کبھی آپ ﷺ سے بغض وعداوت رکھنے والے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی بھی کرتے ہیں۔ ابتدائے نبوت سے ہی اس سلسلہ کا آغاز ہو چکا تھا، اس وقت سے لے کر اب تک مختلف انداز سے پیغمبرِ اسلام کی اہانت کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ غیر مسلموں نے مطالعہ سیرت میں پیغمبرِ اسلام کے خلاف جو معاندانہ رویہ اختیار کیا ہے اس کی بنیاد تو اوائلِ اسلام سے رکھی جاچکی تھی۔

خلاصۂ بحث

اس مضمون میں غیر مسلم مصنفین کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری کا مطالعہ کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقوں پر بحث کی گئی ہے۔ اس میں غیر مسلم مصنفین کے فنی رجحانات پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے فنی رجحانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ عام قاری نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہوئے ان کی پوشیدہ سازش کا ادراک نہ کر سکیں۔ فنی رجحانات میں ناقابلِ اعتماد روایات کا سہارا، مطالعہ سیرت میں کذب گوئی، غیر اسلامی ماخذوں سے استفادہ، خود ساختہ مفروضات، سنی سنائی باتوں پر اعتماد و اظہارِ بیان، بغض و تشکیکی انداز، سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے مسلمہ حقائق کی نفی وغیرہ شامل ہے۔ مضمون ھذا میں غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کے فنی رجحانات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

References

[1]Dr. Anwar Maḥmūd Khālid, Urdu Main Sīrat Rasūl (Lahore: Iqbāl Accadmey, 1989 AD), 333.

[2] Khālid, Urdu Main Sīrat Rasūl, 333.

[3] Ibn-e-Ḥajar ʻAsqlānī, Lisān Al-Mīzān (Beirūt: ʻIlmī Publisher, 191AD), 1: 13.

[4] Sir Syad Khān, Al-Khuṭbāt Al-Aḥmadiyah Wa al-Sīrah al-Muḥamdiyah(Ali Garh: Sir Syad Accadmey, 2003AD), 9, 10.

[5] Syad Sulemān, Nadvī, Sīrat al-Nabī(Lahore: Urdu Bāzār, 2012AD), 1: 92.

[6] Karen Armstrong,Muhammad A Prophet for Our Time(New York: Harper Collins Publishers, 2006 AD), 9.

[7] Muhammad Ibn Ismāʻīl Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 1: 3.

[8] Armstrong,Muhammad A Prophet for Our Time, 34.

[9]Armstrong,Muhammad A Prophet for Our Time, 35.

[10] Sundar Lāl Panḍat, Ḥaḍrat Muhammad Aur Islām(Ilāh Abād: Bashmbhar Nāth Waswānī Press, 1942 AD), 185.
[11] Panḍat, Ḥaḍrat Muhammad Aur Islām, 185.
[12] Syad Abū Al-Ḥasan Alī, Islāmyāt aur Maghrbī Mustashriqīn-o-Muslmān Muṣanfīn (Lakhnao: Majlas Taḥqīqāt-o-Nashryāt Islām, 1982AD), 18, 19.
[13] Abdul Reḥmān Parwāz Iṣlāḥī, Islām aur Mustashrīqīn(Azam Gaṛh: Dār al-Muṣanfīn Shiblī Accadmey, 2003AD), 4: 274.
[14] Armstrong, A Biography of the Prophet Muhammad, 83.
[15]Armstrong, A Biography of the Prophet Muhammad, 115.
[16] Dr. Abdul Qādar Jīlānī, Islām Peghambar Islām aur Mustashrīqīn-e-Maghrib kā andāz-e-fikar (Lahore: Bait al-Ḥikmat, 2020AD), 162.
[17] Muslam Ibn Ḥajāj, Ṣaḥīḥ Muslim, 4: 10.
[18] Abū al-Fazal ʻAyāḍ Ibn Mūsā al-Sabtī, Akmāl al-Muʻalm Bī Fawāed al-Muslim (Ejypt: Dār al-Wafā, 1998AD), 1: 114.
[19] Schimmel, Annemarie, And Muhammad Is His Messenger(London: The University of North Carolina Press, 1985AD),20.
[20] Gastāolī Bān, Tamaddan-e-ʻArab(Lahore: Maqbūl Accadmey), 107, 108.
[21] Al-Najam ,53: 23.
[22]Al-Najam ,53: 28.
[23] Al-Imrān 3: 118.
[24] Ḥāfiz Abdul Gaffār, Sīrat al-Nabī aur Mustashriqīn(Lahore: Dār al-Nawādar 2019AD), 177, 178.
[25] William Mur, The life of Mohamet, Smith(Lahore: Elder & Co, 15 Water Loo Place, 1894AD), 6.
[26] Andrae Tor, Mohammed the Man and His Faith(London: George Allen & Unwin Museum Street, 1938AD), 140.
[27]Al-Imrān 3: 79.
[28] Nadvī, Islāmyāt aur Maghrbī Mustashriqīn-o-Muslmān Muṣanfīn, 14.
[29] William Montgomery Watt, Muhammad at Mecca(London: Oxford University Press, 1961AD),33.
[30] Philip K, Hitti, History of the Arabs (London: Macmillan Education Ltd Houndmils Basingstoke, 1970AD), 111, 112.
[31]Jīlānī, Islām Peghambar Islām aur Mustashrīqīn-e-Maghrib kā andāz-e-fikar, 283.
[32] Mur, Muhammad at Mecca, 39.
[33] Michel H. Hort, A Ranking of the Most Influential Persons in History(New York: Carol Publishing Group, 1993AD), 3.
[34] David Samuel, Muhammad and the Rise of Islam(New York: G.P. putnam's Sons1905AD) ,3.